احادیث رمضان

مولانا ارشد عطاری مدنی

احادیث رمضان

مولانا ارشد عطاری مدنی

Abde Mustafa Publications

تفصیلات

نام۔۔۔

احادیث رمضان

ازقلم۔۔۔

مولانا ارشد عطاری مدنی

Abde Mustafa Publications
Publisher ....

PAGES	TOPIC	PUBLISHED
47	HADEES	MAR 2024

All rights reserved.
Copyright © 2024 Abde Mustafa Publications

احاديث رمضان

بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست

پیش لفظ 5

نیت کی فضیلت 6

فضائل رمضان 7

حدیث نمبر۱ 7

حدیث نمبر۲ 7

حدیث نمبر۳ 8

حدیث نمبر۴ 8

حدیث نمبر۵ 9

روزے کے فضائل 11

حدیث نمبر۶ 11

حدیث نمبر۷ 12

حدیث نمبر۸ 12

حدیث نمبر۹ 13

حدیث نمبر۱۰ 13

رمضان میں عمرہ کی فضیلت 15

حدیث نمبر۱۱ 15

رمضان میں تلاوت قرآن 16
حدیث نمبر ۱۲ 16
آخری عشرے میں عبادت 17
حدیث نمبر ۱۳ 17
فضائلِ اعتکاف 18
حدیث نمبر ۱۴ 18
حدیث نمبر ۱۵ 18
حدیث نمبر ۱۶ 19
شب قدر کی فضیلت 21
حدیث نمبر ۱۷ 21
حدیث نمبر ۱۸ 21
حدیث نمبر ۱۹ 22
حدیث نمبر ۲۰ 22
رمضان کے چند مسائل 24
حدیث نمبر ۲۱ 24
حدیث نمبر ۲۲ 24
سحری کی فضیلت 26

حدیث نمبر۲۳ 26
حدیث نمبر۲۴ 26
افطار میں جلدی 27
حدیث نمبر۲۵ 27
بھول کر افطار 28
حدیث نمبر۲۶ 28
صبح میں جنبی ہو تو؟ 29
حدیث نمبر۲۷ 29
روزہ رکھ کر سفر 30
حدیث نمبر۲۸ 30
حدیث نمبر۲۹ 30
روزے دار کا بوسہ لینا 32
حدیث نمبر۳۰ 32
روزے میں مباشرت 33
حدیث نمبر۳۱ 33
حدیث نمبر۳۲ 34
حدیث نمبر۳۳ 34

صوم وصال کی ممانعت 36
حدیث نمبر ۳۴ 36
صدقۂ فطر 37
حدیث نمبر ۳۵ 37
حدیث نمبر ۳۶ 37
حدیث نمبر ۳۷ 38
حدیث نمبر ۳۸ 39
حدیث نمبر ۳۹ 40
شوال کے چھ روزے 41
حدیث نمبر ۴۰ 41

پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

ماہِ رمضان کے فضائل و برکات، اعتکاف، شب قدر اور رمضان کے متعلق 40 احادیث کا مجموعہ بنام "احادیث رمضان" آپ کے پیش نظر ہے۔

عزیز گرامی مولانا ارشد عطاری مدنی (ناظم: جامعۃ المدینہ لکھنؤ) کی یہ پہلی تصنیفی کاوش ہے جو منظر عام پر آئی ہے۔ کتاب کا اسلوب نہایت آسان ہے، 40 احادیث اور بڑے آسان لب و لہجہ میں ترجمہ ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ مصادرِ اصلیہ سے احادیث کی تخریج بھی کی گئی ہے، ساتھ میں مختلف مقامات پر کچھ اہم مسائل بھی بہار شریعت سے شامل کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں ایک کے علاوہ بقیہ تمام احادیث صرف صحیحین سے لی گئی ہیں۔

رمضان المبارک سے متّصل اس رسالے کا مطالعہ نہایت مفید ہو گا۔ خود بھی پڑھیں، دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دلائیں۔

اللہ پاک مولانا موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین

عمران رضا عطاری مدنی

(شعبہ تخصص فی الحدیث، مرکزی جامعۃ المدینہ، ناگپور)

نیت کی فضیلت

عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَ إِنَّمَا لِإِمْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُه إِلَى اللّٰهِ وَ رَسُولِه فَهِجْرَتُه إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِه وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُه إِلٰى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْإِمْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُه إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ» (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ: حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اعمال نیّتوں سے ہیں، ہر شخص کے لئے وُہ ہی ہے جو نیّت کرے، بس جس کی ہجرت اللہ و رسول کی طرف ہو تو اُس کی ہجرت اللہ و رسول ہی کی طرف ہوگی، اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا عورت سے نکاح کرنے کے لئے ہو تو اس کی ہجرت اس طرف ہوگی جس کے لئے کی۔ (1)

(1) صحیح بخاری ،ج 1، ص 18، رقم 54 کتاب الایمان،باب ما جاء ان الاعمال باالنیة والحسبة، مطبوعه مکتبة الصفاء۔

فضائل رمضان

حدیث نمبر١

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال : إذا جاءَ رَمَضانُ فُتِّحتْ أبْوابُ الجَنَّةِ، وغُلِّقَتْ أبْوابُ النّارِ، وصُفِّدَتِ الشَّياطِينُ.

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، اور شاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔(2)

حدیث نمبر٢

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ :- "الصَّلَوٰاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ".

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک، اپنے درمیانی اوقات میں سرزد ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے، جب تک کبائر کا ارتکاب نہ کرے۔ (3)

(2)صحیح مسلم ،ج 1، ص 274، رقم 1079 كتاب الصيام،باب فضل شهر رمضان، مطبوعہ مكتبة الصفاء۔
(3)صحیح مسلم ،ج 1، ص 78، رقم 233 كتاب الطهارة ،باب الصلوات الخمس ، والجمعةالى الجمعة ، ورمضان الى رمضان مكفرات لما بينهن ماجتنبت الكبائر، مطبوعہ مكتبة الصفاء۔

حدیث نمبر ۳

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ مَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز پڑھنا، زکاۃ دینا، حج کرنا، رمضان کا روزہ رکھنا۔(4)

حدیث نمبر ۴

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : "مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَرَسُوْلِه، وَأَقَامَ الصَّلَاةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ أَوْ جَلَسَ فِيْ أَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا" قَالُوْا: أَفَلَا نُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: "إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِئَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَاسْأَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ، فَإِنَّه أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ، وَفَوْقَه عَرْشُ الرَّحْمَنِ، وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ".

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(4)صحیح بخاری ،ج 1، ص 12، رقم 8 کتاب الایمان ،باب دعاؤکم ایمانکم ، مطبوعہ مکتبۃ الصفاء۔

جوشخص اللہ اوراس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو، نماز قائم کرے، اور رمضان کے روزے رکھے، تواللہ پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے، خواہ اللہ کی راہ میں وہ جہاد کرے یا اپنی اس زمین میں بیٹھا رہے جس میں میں پیدا ہو،،

لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! ہم لوگوں کو خوشخبری نہ دے دیں؟

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک جنت میں سو درجے ہیں، اللہ پاک نے ان کے لئے تیار کئے جو اس کی راہ میں جہاد کریں، دو درجوں کے درمیان وہ فاصلہ ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے ،جب تم اللہ سے مانگو، تو اس سے فردوس کا سوال کرو، وہ جنت کا درمیان اور اعلی حصہ ہے، اور اس کے اوپر اللہ کا عرش ہے، وہاں سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہے۔(5)

حدیث نمبر ۵

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ : دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ : " تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ ". قَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا. فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : " مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا".

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں: ایک اعرابی حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگے: مجھے ایسے کام کی ہدایت فرمائیے کہ میں وہ کروں تو

(5)صحیح بخاری ،ج 1، ص 338، رقم 2790 کتاب الجهاد والسير ،باب الدعاء بالجهاد والشهادة للرجال والنساء ، مطبوعه مكتبة الصفاء۔

جنتی ہو جاؤں،

فرمایا: اللہ کی عبادت کرو، اس کا کسی کو شریک نہ ٹھراؤ، نماز قائم کرو، فرض زکاۃ دو، رمضان کے روزے رکھو، دیہاتی نے عرض کیا : قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کبھی اس سے کچھ گھٹاؤں اور بڑھاؤں گا نہیں، پھر جب وہ چل دیے تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جو جنتی کو دیکھنا چاہے تو وہ اسے دیکھ لے۔ (6)

(6)صحیح بخاری ،ج 1، ص 170، رقم 1397 کتاب الزکاۃ ،باب وجوب الزکاۃ ، مطبوعہ مکتبۃ الصفاء۔

روزے کے فضائل

حدیث نمبر٦

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهُ اِلَّا الصِّيَامَ، فَاِنَّهُ لِي وَ اَنَا اَجْزِيْ بِهِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، فَاِذَا كَانَ يَومُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفَثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهُ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ :اِنِّي صَائِمٌ،وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ،لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا،اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ وَ اِذَالَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ.

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں: نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہے سوائے روزہ کے، کیوں کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا، روزہ ڈھال ہے، تو جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے تو وہ نہ بے حیائی کی بات کرے، نہ جھگڑا کرے، اگر اسے کوئی گالی دے یا لڑے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔

پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ پاک کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے، روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں، ایک خوشی افطار کے

وقت کی اور ایک خوشی ربّ سے ملاقات کے وقت کی۔(7)

حدیث نمبر ۷

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللہ عَنْه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

ترجمہ: حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے ماہِ رمضان کے روزے رکھے اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔(8)

حدیث نمبر ۸

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍرَضِیَ اللہ عَنْه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يومَ الْقِيامَةِ لَايَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ،يُقَالُ :اَيْنَ الصَّائِمُونَ؟فَيَقُومُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ.

ترجمہ: حضرت سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی رحمت شفیعِ اُمَّت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام رَیّان ہے، اس سے قیامت کے دن روزہ دار ہی داخل ہوں گے، کوئی اور داخل نہ ہو سکے گا۔ بروزِ قیامت کہا جائے گا: کہاں ہیں روزہ دار؟ پس روزہ دار کھڑے ہوں

---

(7)صحیح بخاری ،ج 1، ص 226، رقم 1904 كتاب الصوم ،باب هل يقول : انی صائم اذا شتم ؟ ، مطبوعہ مكتبة الصفاء۔
(8)صحیح بخاری ،ج 1، ص 16، رقم 38 كتاب الايمان ، ،باب صوم رمضان احتسابا من الايمان ، مطبوعہ مكتبة الصفاء۔

گے اور ان کے سوا کوئی اور اس دروازے سے داخل نہ ہو گا، جب وہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا، پھر اس سے کوئی داخل نہ ہو گا۔ (9)

رات میں قیام کے فضائل

حدیث نمبر ۹

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰه عنهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قالَ :مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

ترجمہ: حضرت سَیّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول للہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے رمضان میں ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔(10)

حدیث نمبر ۱۰

عَنْ عائشةَ اُمِّ المُؤمنينَ أنَّ رَسولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى ذَاتَ لَيْلَةٍ في المَسْجِدِ، فَصَلَّى بصَلَاتِهِ نَاسٌ، ثُمَّ صَلَّى مِنَ القَابِلَةِ، فَكَثُرَ النَّاسُ، ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ، فَلَمْ يَخْرُجْ إليهِم رَسولُ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحَ قالَ : قدْ رَأَيْتُ الذي صَنَعْتُمْ ولَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الخُرُوجِ إلَيْكُمْ إلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عليكُم وذلكَ في رَمَضَانَ.

ترجمہ: حضرت سیدتنا ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات مسجد میں نماز پڑھی۔ صحابہ نے بھی آپ کے ساتھ یہ نماز پڑھی۔ پھر دوسری رات بھی آپ نے

(9)صحیح بخاری ،ج 1، ص 226، رقم 1896 کتاب الصوم ، ،باب الريان للصائمين ، مطبوعه مكتبة الصفاء۔
(10)صحیح بخاری ،ج 1، ص 16، رقم 37 کتاب الایمان ، ،باب تطوع قيام رمضان من الايمان ، مطبوعه مكتبة الصفاء۔

یہ نماز پڑھی، تو نمازیوں کی تعداد بہت بڑھ گئی تیسری یا چوتھی رات تو پورا اجتماع ہی ہو گیا تھا۔ لیکن نبی کریم ﷺ اس رات نماز پڑھانے تشریف نہیں لائے۔ صبح کے وقت آپ نے فرمایا کہ تم لوگ جتنی بڑی تعداد میں جمع ہو گئے تھے، میں نے اسے دیکھا لیکن مجھے باہر آنے سے یہ خیال مانع رہا کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ ہو جائے۔ یہ رمضان کا واقعہ تھا۔(11)

(11)صحیح بخاری ،ج 1، ص 140، رقم 1129 کتاب التهجد ، ،باب تحریض النبی ﷺ علی صلاة اللیل والنوافل من غیر ایجاب ، مطبوعه مکتبة الصفاء۔

رمضان میں عمرہ کی فضیلت

حدیث نمبر ۱۱

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا رَجعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لِأُمِّ سِنَانٍ الْأَنْصَارِيَّةِ مَا مَنَعَكِ مِنْ الْحَجِّ قَالَتْ أَبُو فُلَانٍ تَعْنِي زَوْجَهَا كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا قَالَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي.

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: نبی پاک ﷺ جب حجۃ الوداع سے واپس لوٹے تو نبی پاک ﷺ نے ام سنان انصاریہ عورت سے فرمایا: تو حج کرنے کیوں نہ گئی؟ اس نے عرض کی: کہ فلاں کے والد یعنی میرے خاوند کے پاس دو اونٹ پانی پلانے کے تھے، ایک اونٹ پر تو حج کو چلے گئے، اور دوسرا اونٹ ہماری زمین سیراب کرتا ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا:
رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ (12)

(12) صحیح بخاری ،ج 1، ص 222، رقم 1863، کتاب جزاء الصید ، ،باب حج النساء ، مطبوعہ مکتبۃ الصفاء،

رمضان میں تلاوت قرآن

حدیث نمبر۱۲

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِى رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِ يْلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ، فَلَرَسُولُ اللهِ ﷺ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبرِيلُ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے، اور آپ ﷺ کی سخاوت رمضان میں اس وقت بڑھ جاتی جب جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملاقات فرماتے، اور وہ ماہ رمضان کی ہر رات میں نبی پاک ﷺ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے تھے ،، جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات کے وقت آپ ﷺ بھلائیاں عطا کرنے میں تیز ہواؤں سے بھی زیادہ سخی ہوا کرتے تھے۔ (13)

(13)صحیح بخاری ،ج 1، ص 227، رقم 1902، کتاب الصوم ، ،باب اجود ما کان النبی ﷺ یکون فی رمضان ، مطبوعہ مکتبۃ الصفاء۔

آخری عشرے میں عبادت

حدیث نمبر ۱۳

عَنْ عائشةَ رضی اللہ عنها قالت : کانَ النبيُّ ﷺ إذا دَخَلَ العَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَه، وأَحْيا لَيْلَهُ، وأَيْقَظَ أهْلَهُ.

ترجمہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں: نبی ﷺ جب رمضان کے آخری عشرے میں داخل ہوتے تو عبادت کے لئے کمربستہ ہوجاتے، اور رات کو جاگتے اور گھروالوں کو جگاتے۔(14)

(14)صحیح بخاری ،ج 1، ص 240، رقم 2024، کتاب فضل لیلۃ القدر ، ،باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان ، مطبوعہ مکتبۃ الصفاء۔

فضائلِ اعتکاف

حدیث نمبر ۱۴

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُه مِنْ بَعْدِه.

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ پاک نے انھیں وفات دی، پھر آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواج پاک نے اعتکاف کیا۔(15)

مسئلہ: مسجد میں اللہ (عزوجل) کے لیے نیّت کے ساتھ ٹھہرنا اعتکاف ہے اور اس کے لیے مسلمان، عاقل اور جنابت وحیض و نفاس سے پاک ہونا شرط ہے۔ بلوغ شرط نہیں بلکہ نابالغ جو تمیز رکھتا ہے اگر بہ نیّت اعتکاف مسجد میں ٹھہرے تو یہ اعتکاف صحیح ہے، آزاد ہونا بھی شرط نہیں لہٰذا غلام بھی اعتکاف کر سکتا ہے، مگر اسے مولیٰ سے اجازت لینی ہوگی اور مولیٰ کو بہر حال منع کرنے کا حق حاصل ہے۔

(بہار شریعت، ج:۱، حصہ:۵، ص:۱۰۲۰)

حدیث نمبر ۱۵

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ اَيَّامٍ

(15)صحیح بخاری ،ج 1، ص 241، رقم 2026، کتاب الاعتکاف ، ،باب الاعتکاف فی العشر الاواخر والاعتکاف فی المساجد کلھا ، مطبوعہ مکتبۃ الصفاء۔

فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا.

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی پاک ﷺ ہر رمضان دس دن کا اعتکاف فرماتے، وصال کے سال آپ ﷺ نے بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔(16)

حدیث نمبر١٦

عن عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَهَا يَقْلِبُهَا، حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ : " عَلَى رِسْلِكُمَا ، إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ ". فَقَالَا : سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ. وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : " إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا ".

ترجمہ: حضرت سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ کی زوجہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ وہ رمضان کے آخری عشرہ میں نبی پاک ﷺ سے ملنے آئیں، جب کہ آپ اعتکاف میں بیٹھے ہوئے تھے، کچھ دیر نبی پاک ﷺ سے باتیں کی پھر واپس ہونے کے لئے کھڑی ہوئیں، نبی کریم ﷺ بھی ان کے ساتھ ان کو چھوڑنے کے لیے کھڑے ہوئے، جب وہ

(16)صحیح بخاری ،ج 1، ص 243، رقم 2044، کتاب الاعتکاف ، باب الاعتکاف فی العشر الاوسط من رمضان ، مطبوعہ مکتبۃ الصفاء۔

حضرت ام سلمہ کے دروازے سے قریب والے مسجد کے دروازے پر پہنچیں، تو دو انصاری صحابی ادھر سے گزرے اور نبی کریم ﷺ سے سلام کیا، تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا: کسی سوچ کی ضرورت نہیں، یہ تو صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنھما ہیں، ان دونوں صحابیوں نے عرض کیا، سبحان اللہ، یا رسول اللہ ﷺ، ان پر آپ کا جملہ بڑا شاک گزرا۔ آپ نے فرمایا کہ شیطان خون کی طرح انسان کے بدن میں دوڑ تا رہتا ہے، مجھے خوف ہوا کہ کہیں تمھارے دلوں میں وہ کوئی بدگمانی نہ ڈال دے۔ (17)

(17) صحیح بخاری، ج 1، ص 241، رقم 2035، کتاب الاعتکاف، باب ھل یخرج المعتکف لحوائجہ الی باب المسجد ؟، مطبوعہ مکتبۃ الصفاء۔

شب قدر کی فضیلت

حدیث نمبر ۱۷

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

ترجمہ:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص شب قدر ایمان کے ساتھ محض ثواب آخرت کے لیے ذکر و عبادت میں گزارے، اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (18)

حدیث نمبر ۱۸

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (19)

(18)صحیح بخاری ،ج 1، ص 16، رقم 35، کتاب الایمان ، باب قیام لیلة القدر من الایمان ، مطبوعه مکتبة الصفاء۔
(19)صحیح بخاری ،ج 1، ص ۲۳۹، رقم 2021، کتاب فضل لیلة القدر ، باب تحری لیلة القدر فی الوتر من العشر الاواخر فیه عن عبادة، مطبوعه مکتبة الصفاء۔

حدیث نمبر ۱۹

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو! جب نو راتیں باقی رہ جائیں یا سات راتیں باقی رہ جائیں یا پانچ راتیں باقی رہ جائیں۔(20)

حدیث نمبر ۲۰

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: انْطَلَقْتُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ فَقُلْتُ: أَلاَ تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ نَتَحَدَّثُ، فَخَرَجَ، فَقَالَ: قُلْتُ: حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِي لَيْلَةِ القَدْرِ، قَالَ: اعْتَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشْرَ الأُوَلِ مِنْ رَمَضَانَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ، فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ، فَاعْتَكَفَ العَشْرَ الأَوْسَطَ، فَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ خَطِيبًا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ: «مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلْيَرْجِعْ، فَإِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ القَدْرِ، وَإِنِّي نُسِّيتُهَا، وَإِنَّهَا فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ، فِي وِتْرٍ، وَإِنِّي رَأَيْتُ كَأَنِّي أَسْجُدُ فِي طِينٍ وَمَاءٍ» وَكَانَ سَقْفُ المَسْجِدِ جَرِيدَ النَّخْلِ، وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ شَيْئًا، فَجَاءَتْ قَزَعَةٌ، فَأُمْطِرْنَا، فَصَلَّى بِنَا

(20)صحیح بخاری ،ج 1، ص 239، رقم 2017، كِتَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ القَدْرِ ، بَابُ تَحَرِّي لَيْلَةِ القَدْرِ فِي الوِتْرِ مِنَ العَشْرِ الأَوَاخِرِ، مطبوعه مکتبة الصفاء۔

النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ وَالمَاءِ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَرْنَبَتِهِ تَصْدِيقَ رُؤْيَاهُ

ترجمہ: حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کی: فلاں کھجور کے باغ میں کیوں نہ چلیں، سیر بھی کریں گے باتیں بھی کریں، چناں چہ آپ تشریف لے گئے، حضرت ابو سلمہ نے عرض کی: شب قدر سے متعلق آپ نے نبی پاک ﷺ سے جو کچھ سنا ہو بیان کیجئے! انھوں نے فرمایا: نبی پاک ﷺ نے رمضان کا پہلا عشرہ اعتکاف کیا اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، تبھی جبرئیل علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض کی: بیشک جس چیز (شب قدر) کی آپ تلاش میں ہیں، وہ (رات) آگے ہے، چناں چہ نبی پاک ﷺ نے دوسرے عشرے میں اعتکاف کیا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی- تو پھر جبرئیل علیہ السلام نے خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: بیشک جس چیز (شب قدر) کی آپ تلاش میں ہیں وہ (رات) آگے ہے، پھر نبی پاک ﷺ نے بیسویں رمضان کو صبح کے وقت خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ دوبارہ کرے۔ کیوں کہ شب قدر مجھے معلوم ہو گئی لیکن پھر لیلۃ القدر بھلا دی گئی، اور وہ آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہے اور میں نے اپنے آپ کو کیچڑ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ مسجد کی چھت کھجور کی ڈالیوں کی تھی۔ مطلع بالکل صاف تھا کہ اتنے میں ایک بادل کا ٹکڑا آیا اور برسنے لگا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ہم کو نماز پڑھائی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کی پیشانی اور ناک شریف پر کیچڑ کا اثر دیکھا۔ آپ کا خواب سچا ہو گیا۔

(21)

(21)صحیح بخاری ،ج 1، ص 103، رقم 813، كِتَابُ الأَذَانِ ، بَابُ السُّجُودِ عَلَى الأَنْفِ، وَالسُّجُودِ عَلَى الطِّينِ، مطبوعہ مکتبۃ الصفاء۔

رمضان کے چند مسائل

حدیث نمبر۲۱

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : " لَا تَقَدَّمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ، إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا، فَلْيَصُمْهُ " .

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم رمضان المبارک سے ایک دن اور دو دن پہلے روزہ نہ رکھو! سوائے اس آدمی کہ جو اس دن روزہ رکھتا تھا ، چاہیے کہ وہ روزہ رکھے اور اگر اَبر چھا جائے تو تیس دن پورے کرلو۔(22)

حدیث نمبر۲۲

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ : " لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ ".

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: جب تک چاند نہ دیکھو روزہ نہ رکھو، اور جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ موقوف نہ کرو۔(23)

---

(22)صحیح مسلم ،ج 1، ص 275، رقم 1082 ,كِتَابُ الصِّيَامِ، بَابُ لَا تَقَدَّمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ، مطبوعہ مکتبۃ الصفاء۔

(23)صحیح بخاری ،ج 1، ص 227، رقم 1906، كِتَابُ الصَّوْمِ ، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الهِلاَلَ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُو، مطبوعہ مکتبۃ الصفاء۔

مسئلہ: یوم الشک یعنی شعبان کی تیسویں تاریخ کو نفل خالص کی نیّت سے روزہ رکھ سکتے ہیں اور نفل کے سوا کوئی اور روزہ رکھا تو مکروہ ہے، خواہ مطلق روزہ کی نیّت ہو یا فرض کی یا کسی واجب کی، خواہ نیّت معیّن کی کی ہو یا تردد کے ساتھ یہ سب صورتیں مکروہ ہیں۔ پھر اگر رمضان کی نیّت ہے تو مکروہ تحریمی ہے، ورنہ مقیم کے لیے تنزیہی اور مسافر نے اگر کسی واجب کی نیّت کی تو کراہت نہیں پھر اگر اس دن کا رمضان ہونا ثابت ہو جائے تو مقیم کے لیے بہر حال رمضان کا روزہ ہے اور اگر یہ ظاہر ہو کہ وہ شعبان کا دن تھا اور نیّت کسی واجب کی کی تھی تو جس واجب کی نیّت تھی وہ ہوا اور اگر کچھ حال نہ کُھلا تو واجب کی نیّت بے کار گئی اور مسافر نے جس کی نیّت کی بہر صورت وہی ہوا۔ (بہار شریعت، ج:۱، حصہ:۵، ص:۹۷۲)

سحری کی فضیلت

حدیث نمبر ۲۳

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : " تَسَحَّرُوا ؛ فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً ".

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فرمایا:

سحری کھاؤ کہ سحری میں برکت ہے۔(24)

حدیث نمبر ۲۴

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ. قُلْتُ : كَمْ كَانَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالسَّحُورِ ؟ قَالَ : قَدْرُ خَمْسِينَ آيَةً.

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم نے نبی پاک ﷺ کے ساتھ سحری کھائی پھر نبی پاک ﷺ نماز کی طرف تشریف لے گئے، میں نے پوچھا کہ اذان اور سحری کے درمیان کتنا وقت ہوتا تھا؟ تو انھوں نے فرمایا: 50 آیتیں تلاوت کرنے کی مقدار۔ (25)

(24)صحیح بخاری، ج 1، ص 229، رقم 1923، كِتَابُ الصَّوْمِ ، بَابُ بَرَكَةِ السَّحُورِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ، مطبوعہ مکتبۃ الصفاء۔
(25)صحیح بخاری، ج 1، ص 229، رقم 1921، كِتَابُ الصَّوْمِ ، بَابٌ : قَدْرِ كَمْ بَيْنَ السَّحُورِ وَصَلَاةِ الفَجْرِ، مطبوعہ مکتبۃ الصفاء۔

افطار میں جلدی

حدیث نمبر ۲۵

عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : " لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ".

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا:

لوگوں میں اس وقت تک خیر باقی رہے گی جب تک وہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ (26)

(26)صحیح بخاری ،ج 1، ص 233، رقم 1957، كِتَابُ الصَّوْمِ ، بَابُ تَعْجِيلِ الإِفْطَارِ، مطبوعہ مکتبۃ الصفاء۔

بھول کر افطار

حدیث نمبر۲۶

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ ؛ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

جب کوئی شخص بھول کر کھاپی لے تو چاہیے کہ وہ اپنا روزہ پورا کرے، کیوں کہ اللہ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے۔ (27)

مسئلہ: بھول کر کھایا یا پیا یا جماع کیا روزہ فاسد نہ ہوا۔ خواہ وہ روزہ فرض ہو یا نفل اور روزہ کی نیّت سے پہلے یہ چیزیں پائی گئیں یا بعد میں، مگر جب یاد دلانے پر بھی یاد نہ آیا کہ روزہ دار ہے تو اب فاسد ہو جائے گا، بشرطیکہ یاد دلانے کے بعد یہ افعال واقع ہوئے ہوں مگر اس صورت میں کفارہ لازم نہیں۔

(بہار شریعت، ج:۱، حصہ:۵، ص:۹۸۱)

(27)صحیح بخاری ،ج 1، ص 230، رقم 1933، كِتَابُ الصَّوْمِ ، بَابُ الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا، مطبوعه مکتبة الصفاء۔

صبح میں جنبی ہو تو؟

حدیث نمبر ۲۷

عَنْ عَائِشَةَ ، وَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُمَا قَالَتَا : إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ، غَيْرِ احْتِلَامٍ فِي رَمَضَانَ، ثُمَّ يَصُومُ.

ترجمہ: حضور نبی پاک ﷺ کی دونوں زوجہ ، حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ اور اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں جماع کی وجہ سے نہ کہ احتلام کی وجہ سے جنبی حالت میں صبح کرتے پھر آپ ﷺ روزہ رکھتے تھے۔(28)

(28)صحیح مسلم ،ج 1، ص 282، رقم 1109 ,کتاب الصیام، باب صحة صوم من طلع علیه الفجر وهو جنب، مطبوعه مکتبة الصفاء۔

روزہ رکھ کر سفر

حدیث نمبر ۲۸

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ إِلَى يَدَيْهِ لِيُرِيَهُ النَّاسَ، فَأَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ، وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ، فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ : قَدْ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَفْطَرَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَ، وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ مدینہ سے مکہ کی طرف نکلے تو آپ ﷺ روزہ سے تھے، جب آپ مقام عسفان پہنچے تو پانی منگوایا پھر اس کو اپنے ہاتھوں سے اٹھایا، تاکہ لوگوں کو دکھادیں، پھر آپ ﷺ نے روزہ چھوڑ دیا، یہاں تک کہ مکہ پہنچے، اور یہ معاملہ رمضان میں تھا، تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا اور چھوڑ دیا، تو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ چھوڑ دے۔(29)

حدیث نمبر ۲۹

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ، فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمُهُ، وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ إِفْطَارُهُ.

(29)صحیح بخاری ،ج 1، ص 231، رقم 1948، الصوم ، باب من افطر في السفر ليراه الناس ، مطبوعه مكتبة الصفاء۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان میں سفر میں تھے، تو کوئی بھی روزہ رکھنے والے کے روزہ پر تنقید نہیں کرتا تھا، اور نہ ہی افطار کرنے والے پر کوئی تنقید کرتا تھا۔ (30)

(30)صحیح مسلم ،ج 1، ص 284، رقم 95/1116 ,کتاب الصیام، باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر في غير معصية اذا كان سفره مرحلتين فاكثر وان الافضل لمن اطاقه بلا ضرر ان يصوم ولمن يشق عليه ان يفطر، مطبوعه مكتبة الصفاء۔

روزے دار کا بوسہ لینا

حدیث نمبر ۳۰

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ صَائِمٌ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی زوجہ مطہرہ کا روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔(31)

مسئلہ: عورت کا بوسہ لینا اور گلے لگانا اور بدن چھونا مکروہ ہے، جب کہ یہ اندیشہ ہو کہ انزال ہو جائے گا یا جماع میں مبتلا ہو گا اور ہونٹ اور زبان چوسنا روزہ میں مطلقاً مکروہ ہے۔ یوہیں مباشرت فاحشہ۔

(بہار شریعت، ج:۱، حصہ:۵، ص:۹۹۷)

---

(31)صحيح مسلم ،ج 1، ص 281، رقم 71/1106 ,كتاب الصيام، باب بيان ان القبلة في الصوم ليست محرمة على من لم تحرك شهوته، مطبوعه مكتبة الصفاء۔

روزے میں مباشرت

حدیث نمبر ۳۱

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : جاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : إِنَّ الأَخِرَ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ. فَقَالَ : " أَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً ؟ " قَالَ : لَا. قَالَ : " فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ؟ " قَالَ : لَا. قَالَ : " أَفَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ بِهِ سِتِّينَ مِسْكِينًا ؟ " قَالَ : لَا. قَالَ : فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزَّبِيلُ، قَالَ : " أَطْعِمْ هَذَا عَنْكَ " قَالَ: عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا ؟ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا. قَالَ : " فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ ".

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: بے شک یہ شخص رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا ہے، نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

کیا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟

اس نے کہا: نہیں، نبی پاک ﷺ نے فرمایا: تو کیا تم دو ماہ لگا تار روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہو؟

اس نے کہا: نہیں، نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

کیا تمھارے پاس اتنی طاقت ہے کہ 60 مسکینوں کو کھلا سکو؟ اس کے کہا: نہیں، راوی کہتے ہیں: پھر نبی پاک ﷺ کی خدمت میں ایک کھجور کا تھال پیش کیا گیا۔ تو ارشاد فرمایا: اس کو اپنی طرف سے

(غریبوں) کو کھلادو! عرض کی: ہم سے زیادہ حاجت مندوں کو کھلانا ہے؟ کیا مدینہ منورہ میں ہم سے بھی زیادہ کوئی حاجت مند ہے؟ ارشاد فرمایا:

جاؤ! اپنے گھروالوں کو کھلادو!۔(32)

حدیث نمبر ۳۲

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ أَفْطَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ غَيْمٍ ثُمَّ طَلَعَتْ الشَّمْسُ قِيلَ لِهِشَامٍ فَأُمِرُوا بِالْقَضَاءِ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ قَضَاءٍ وَقَالَ مَعْمَرٌ سَمِعْتُ هِشَامًا لَا أَدْرِي أَقَضَوْا أَمْ لَا

ترجمہ:

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں: ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ کے زمانہ میں ابر کا دن تھا، ہم نے جب افطار کرلیا تو سورج طلوع ہوگیا، اس پر حضرت ہشام سے کہا گیا کہ کیا اس روزے کی قضا کا حکم ہوا تھا؟ انھوں نے کہا: روزہ رکھنا ضروری تھا، اور معمر نے کہا کہ میں نے ہشام سے یوں سنا: میں نہیں جانتا کہ لوگوں نے قضا کی تھی یا نہیں۔ (33)

حدیث نمبر ۳۳

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ ذَرَعَهُ قَيْءٌ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ

(32)صحیح بخاری ،ج 1، ص 230، رقم 1937،کتاب الصوم ، باب المجامع في رمضان هل يطعم اهله من الكفارة اذا كانوا محاويج؟ ، مطبوعہ مکتبۃ الصفاء۔

(33)صحیح بخاری ،ج 1، ص 233، رقم 1959،کتاب الصوم ، باب اذا افطر في رمضان ثم طلعت الشمس ، مطبوعہ مکتبۃ الصفاء۔

قَضَاءٌ، وَإِنِ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ. قَالَ أَبو دَاود: رَوَاهُ أَيْضًا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامٍ مِثْلَهُ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو قے آجائے، جب کہ وہ روزہ دار ہو، تو اس پر کوئی قضا نہیں، اور اگر قصداً قے کی تو وہ اب قضا کرے۔ ابو داؤد نے فرمایا: اسی طرح حفص بن غیاب نے روایت کیا، ہشام سے بھی اسی طرح روایت ہے۔(34)

(34)سنن ابو داؤد ،ج 1، ص 417 ، رقم 2380،کتاب الصیام ، باب الصائم یستیقئ عامدا ، مطبوعہ مکتبۃ المعارف۔

صوم وصال کی ممانعت

حدیث نمبر ۳۴

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى أَوْ إِنِّي أَبِيتُ أُطْعَمُ وَأُسْقَى

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی پاک، ﷺ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا:

بے درپے (ملاکر، صوم وصال) روزے نہ رکھو، صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: آپ (ﷺ) تو لگاتار رکھتے ہیں، فرمایا: کہ میں تمھاری طرح نہیں، مجھے تو اللہ کی طرف سے کھلایا پلایا جاتا ہے، یا میں اس طرح رات گزارتا ہوں کہ مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔(35)

مسئلہ: صوم وصال کہ روزہ رکھ کر افطار نہ کرے اور دوسرے دن کا پھر روزہ رکھے مکروہ تنزیہی ہے۔

(بہار شریعت، ج:۱، حصہ:۵، ص:۹۶۶)

(35)صحیح بخاری ،ج 1، ص 233، رقم 1961،کتاب الصوم ، باب الوصال ومن قال : لیس فی الیل ، مطبوعہ مکتبۃ الصفاء۔

صدقہِ فطر

حدیث نمبر ۳۵

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنْ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ.

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے غلام، آزاد مرد، عورت، چھوٹے، اور بڑے تمام مسلمانوں پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقہ فطر فرض قرار دیا، اور آپ ﷺ کا لوگوں کو حکم تھا کہ نماز کی طرف نکلنے سے پہلے یہ صدقہ کر دیا جائے۔ (36)

حدیث نمبر ۳۶

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ أَوْ قَالَ رَمَضَانَ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُعْطِي التَّمْرَ فَأَعْوَزَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ التَّمْرِ فَأَعْطَى شَعِيرًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي عَنْ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ حَتَّى إِنْ كَانَ لِيُعْطِي عَنْ بَنِيَّ

(36)صحیح بخاری ،ج 1، ص 183، رقم 1503،کتاب الزکاۃ ، باب فرض صدقة الفطر ، مطبوعه مكتبة الصفاء۔

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُعْطِيهَا الَّذِينَ يَقْبَلُونَهَا وَكَانُوا يُعْطُونَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی پاک ﷺ نے صدقہ فطر مقرر فرمایا۔ یا یہ فرمایا کہ صدقۂ رمضان ہر مرد، عورت، آزاد، غلام، پر ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع پر فرض ہے۔ لوگوں نے نصف صاع گندم کو اس کے برابر قرار دیا۔ حضرت ابن عمر کھجوریں دیا کرتے، ایک مرتبہ اہل مدینہ کھجوروں کی قلت میں مبتلا ہوگئے تو جَو دیئے، اور ابن عمر رضی اللہ عنھما ہر چھوٹے بڑے کی طرف سے دیا کرتے، یہاں تک کہ میرے بیٹے (نافع کے بیٹے) کی طرف سے دیتے، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ان لوگوں کو بھی دیتے جو قبول کر لیا کرتے، اور لوگ صدقۂ فطر عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے ہی دے دیا کرتے تھے۔ (37)

مسئلہ: صدقۂ فطر ہر مسلمان آزاد مالکِ نصاب پر جس کی نصاب حاجت اصلیہ سے فارغ ہو واجب ہے۔ اس میں عاقل بالغ اور مال نامی ہونے کی شرط نہیں۔ (بہار شریعت، ج:۱، حصہ:۵، ص:۹۳۵)

مسئلہ: صدقۂ فطر کی مقدار یہ ہے گیہوں یا اس کا آٹا یا ستّو نصف صاع، کھجور یا منقّے یا جَو یا اس کا آٹا یا ستّو ایک صاع۔ (ایضًا، ص:۹۳۸)

حدیث نمبر ۳۷

أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ الْعِيدِ حَتَّى نُخْرِجَ الْبِكْرَ مِنْ خِدْرِهَا حَتَّى نُخْرِجَ

(37) صحیح بخاری، ج 1، ص 184، رقم 1511، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر علی الحر والمملوک، مطبوعہ مکتبۃ الصفاء۔

الْحُيَّضَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ وَيَدْعُونَ بِدُعَائِهِمْ يَرْجُونَ بَرَكَةَ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَطُهْرَتَهُ.

ترجمہ: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے: عید کے دن ہمیں عید گاہ میں جانے کا حکم تھا یہاں تک کہ کنواری لڑکیاں بھی اپنے پردہ کے ساتھ باہر آتی تھیں۔ تو یہ تمام عورتیں اپنے مردوں سے پیچھے رہتیں اور یہ اپنے مردوں کے ساتھ تکبیریں کہتیں اور جب وہ دعا پڑھتے تو وہ بھی کرتیں، اور یہ سب اس دن کی برکت اور پاکیزگی حاصل کرنے کی امید رکھتیں۔ (38)

حدیث نمبر ۳۸

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: «أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْأَضْحَى، وَيَوْمِ الْفِطْرِ»

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو دن یوم اضحی اور یوم فطر کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔ (39)

مسئلہ: عید اور ایام تشریق میں روزہ رکھنا مکروہ تحریمی (ناجائز و حرام) ہے۔

(بہار شریعت، ج:۱، حصہ:۵، ص:۹۶۷)

---

(38)صحیح بخاری ،ج 1، ص 120، رقم 971،کتاب العیدین ، باب التکبیر ایام منی واذا غدا الی عرفۃ ، مطبوعہ مکتبۃ الصفاء۔

(39)صحیح مسلم ،ج 1، ص 289، رقم 141/1138،کتاب الصیام ، باب النھی عن صوم یوم الفطر و یوم الاضحی ، مطبوعہ مکتبۃ الصفاء۔

حدیث نمبر ۳۹

عن عائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ قَالَ يَحْيَى الشُّغْلُ مِنْ النَّبِيِّ أَوْ بِالنَّبِيِّ ﷺ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتی ہیں: میرے اوپر رمضان کے کچھ روزے تھے، جس کو میں نہ رکھ سکی مگر شعبان میں۔(40)

یحی نے فرمایا:

نبی پاک ﷺ کی خدمت کرنے کے سبب یا نبی پاک ﷺ سے وابستگی کے سبب۔(41)

(40)صحیح مسلم ،ج 1، ص289، رقم 141/1138،کتاب الصیام ، باب النھی عن صوم یوم الفطر و یوم الاضحی ، مطبوعه مکتبة الصفاء۔

(41)صحیح مسلم ،ج 1، ص297، رقم 204/1164،کتاب الصوم ، باب استحباب صوم ستة ایام من شوال اتباعا لرمضان، مطبوعه مکتبة الصفاء۔

شوال کے چھ روزے

حدیث نمبر۴۰

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ»

ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد چھ شوال کے روزے رکھے تو یہ پورے سال کے روزے رکھنے کی طرح ہے۔(42)

(42)صحیح مسلم ،ج 1، ص297، رقم 204/1164،کتاب الصوم ، باب استحباب صوم ستة ایام من شوال اتباعا لرمضان، مطبوعہ مکتبۃ الصفاء

AMO